بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمہ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ــــــــــــ قریشی آرٹ پریس

کتابت ــــــــــــ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ــــــــــــ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ــــــــــــ مارچ ۲۰۰۴ء

کہاں گئی۔ فرمایا ان کے خاندان میں رہی پھر فرمایا ہر نبی علم وغیرہ کا وارث ہوا اس کی انتہا آل محمد علیہم السلام پر ہوئی۔

سینتیسواں باب

رسول اللہ صلعم کے ہتھیار اور سامان سے آئمہ علیہم السلام کے پاس کیا کیا تھا

(باب) ۳۷

ما عِنْدَ الْأَئِمَّةِ مِنْ سِلاحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَتاعِهِ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعاوِيَةَ ابْنِ وَهْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ السَّمّانِ قالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلانِ مِنَ الزَّيْدِيَّةِ فَقالا لَهُ : أَفِيكُمْ إِمامٌ مُفْتَرَضُ الطّاعَةِ؟ قالَ : فَقالَ : لا قالَ : فَقالا لَهُ : قَدْ أَخْبَرَنا عَنْكَ الثِّقاتُ أَنَّكَ تُفْتِي وَ تُقِرُّ وَ تَقُولُ بِهِ وَ نُسَمِّيهِمْ لَكَ فُلانٌ وَفُلانٌ وَهُمْ أَصْحابُ وَرَعٍ وَ تَشْمِيرٍ وَهُمْ مِمَّنْ لا يَكْذِبُ فَغَضِبَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فَقالَ : ما أَمَرْتُهُمْ بِهٰذا ، فَلَمّا رَأَيَا الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ خَرَجا ، فَقالَ لِي : أَتَعْرِفُ هٰذَيْنِ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ هُما مِنْ أَهْلِ سُوقِنا وَ هُما مِنَ الزَّيْدِيَّةِ وَ هُما يَزْعُمانِ أَنَّ سَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ ، فَقالَ : كَذَبا لَعَنَهُمَا اللّٰهُ وَاللّٰهِ ما رَآهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ بِعَيْنَيْهِ وَلا بِواحِدَةٍ مِنْ عَيْنَيْهِ وَلا رَآهُ أَبُوهُ ، اَللّٰهُمَّ إِلّا أَنْ يَكُونَ رَآهُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَإِنْ كانا صادِقَيْنِ فَما عَلامَةٌ فِي مَقْبِضِهِ؟ وَما أَثَرٌ فِي مَوْضِعِ مَضْرِبِهِ؟ وَإِنَّ عِنْدِي لَسَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وَإِنَّ عِنْدِي لَرايَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وَ دِرْعَهُ وَلامَتَهُ وَ مِغْفَرَهُ ، فَإِنْ كانا صادِقَيْنِ فَما عَلامَةٌ فِي دِرْعِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وَ إِنَّ عِنْدِي لَرايَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله الْمِغْلَبَةَ وَ إِنَّ عِنْدِي أَلْواحَ مُوسى وَ عَصاهُ وَ إِنَّ عِنْدِي لَخاتَمَ سُلَيْمانَ بْنِ داوُدَ وَإِنَّ عِنْدِي الطَّسْتَ الَّذِي كانَ مُوسى يُقَرِّبُ بِهِ الْقُرْبانَ وَإِنَّ عِنْدِي الْاِسْمَ الَّذِي كانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله إِذا وَضَعَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُشْرِكِينَ لَمْ يَصِلْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ نُشّابَةٌ وَ إِنَّ عِنْدِي لَمِثْلَ الَّذِي جاءَتْ بِهِ الْمَلائِكَةُ ، وَ مَثَلُ السِّلاحِ فِينا كَمَثَلِ التّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرائِيلَ ، كانَتْ بَنُو إِسْرائِيلَ فِي أَيِّ أَهْلِ بَيْتٍ وُجِدَ التّابُوتُ عَلى أَبْوابِهِمْ أُوتُوا النُّبُوَّةَ وَمَنْ صارَ إِلَيْهِ السِّلاحُ مِنّا أُوتِيَ الْإِمامَةَ وَلَقَدْ لَبِسَ أَبِي دِرْعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله فَخَطَّتْ

عَلَى الْأَرْضِ خَطِيطاً وَ لَبِسْتُهَا أَنَا فَكَانَتْ وَكَانَتْ وَ قَائِمُنَا مَنْ إِذَا لَبِسَهَا مَلَأَهَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

ابو سعید روغن فروش سے روایت ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ زیدیہ فرقہ کے دو آدمی آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم میں کوئی امام مفترض الطاعت ہے حضرتؑ نے (مصلحتِ وقت پر نظر رکھ کر) کہا کوئی نہیں، انھوں نے کہا ہمیں معتبر لوگوں سے خبر ملی ہے کہ آپ فتوے دیتے ہیں اقرار کرتے ہیں اور قائل ہیں اگر کہو تو ہم ان گواہوں کے نام بتا دیں وہ فلاں فلاں ہیں جو جھوٹ بولنے والے نہیں ہیں اور صاحب زہد و ورع ہیں۔ حضرت کو غصہ آیا۔ فرمایا۔ میں نے ان کو ایسا کہنے کا حکم نہیں دیا۔ جب ان دونوں نے آپ کو غضبناک دیکھا تو وہاں سے چل دیئے۔ حضرتؑ نے مجھ سے کہا کیا تم ان دونوں کو جانتے ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں یہ ہمارے بازار کے رہنے والے ہیں اور زیدیہ فرقہ کے ہیں وہ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی تلوار عبداللہ بن حسن (ابن امام حسن) کے پاس تھی۔ فرمایا وہ دونوں جھوٹے ہیں خدا کی ان پر لعنت ہو۔ نہ عبداللہ بن حسن نے اس کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا نہ ایک آنکھ سے (آخر عمر میں ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی) اور نہ ان کے باپ (حسن مثنیٰؒ) نے دیکھا تھا۔ خدایا نہ دیکھا ہو۔ انھوں نے اس کو دیکھا تھا۔ علی بن الحسینؑ نے، اگر وہ دونوں سچے ہیں تو ذرا بتائیں حضرت کی تلوار کے قبضہ پر کیا نشان تھا اور اس کی دھار پر کیا نشان تھا۔ بے شک رسول اللہ کی تلوار میرے پاس ہے، بیشک میرے پاس رایتِ رسول ہے جس کا نام مغلبہ ہے میرے پاس الواح موسیٰؑ اور ان کا عصا ہے اور خاتم سلیمان بن داؤد ہے اور میرے پاس وہ طشت ہے جس سے موسیٰؑ نزدیکیٔ الٰہی حاصل کرتے تھے۔ اور میرے پاس وہ اسم الٰہی ہے کہ جب اس کو رسول اللہ مشرکوں اور مسلمانوں کے درمیان رکھ دیتے تھے تو مشرکین بقدر ایک تیر کے فاصلہ کے بھی ان تک نہ پہنچ سکتے تھے میرے پاس بھی ایسی چیزیں ہیں جیسی ملائکہ لایا کرتے تھے ہمارے پاس جو ہتھیار ہیں وہ ایسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل کے پاس تابوتِ سکینہ تھا کہ بنی اسرائیل جس خاندان سے تعلق رکھتے وہ تابوت ان کے دروازوں پر ہوتا، ان کو نبوت دی گئی اور ہم کو رسول اللہ کے ہتھیاروں کے ساتھ امامت بھی دی گئی ہے میرے پدر بزرگوار نے جب زرہِ رسولؐ پہنی تو اس نے زمین پر ایک ہلکا سا خط دیا۔ میں نے بھی پہنی پس وہی صورت میرے لئے بھی ہوئی اور ہمارا قائمؑ وہ ہے کہ جب اسے پہنے گا تو انشاء اللہ اسے پورا کر دے گا یعنی زیادہ حصہ نہ رہیگا بلحاظ قد مناسب ہو جائے گی۔

٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ : عِنْدِي سِلَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَا أُنَازَعُ فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ السِّلَاحَ مَدْفُوعٌ عَنْهُ لَوْ وُضِعَ عِنْدَ شَرِّ خَلْقِ اللّٰهِ لَكَانَ خَيْرَهُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ يَصِيرُ إِلَىٰ مَنْ يَلْوِي لَهُ الْحَنَكُ فَإِذَا كَانَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيهِ الْمَشِيئَةُ خَرَجَ فَيَقُولُ النَّاسُ: مَا هٰذَا الَّذِي كَانَ؟ وَيَضَعُ اللّٰهُ لَهُ يَداً عَلَىٰ رَأْسِ رَعِيَّتِهِ.